سہارا

ڈاکٹر محمد یحییٰ جمیل

بیت الجلیل، پلاٹ نمبر 9، اسیر کالونی، پوسٹ VMV، امراوتی۔ 444604

جونہی انل کی آنکھ کھلی اس نے دیکھا کہ مایا پیشانی پر ہاتھ رکھے پڑی ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ انل نے لمبی سانس لی اور تکیے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ صبح کے چھ بج رہے تھے۔

''مایا......'' اس نے اپنی بیوی کو پکارا۔ مایا نے کروٹ بدل لی۔ ہفتہ بھر پہلے اس کا حمل تیسری مرتبہ اسقاط ہو گیا تھا۔ شادی کو سات سال ہو چکے تھے، لیکن اولاد کی نعمت سے وہ اب تک محروم تھی۔

''ڈارلنگ..آج ڈاکٹر سے ملنا ہی ہے۔''

''میری قسمت میں اولاد کا سکھ ہی نہیں...'' وہ پھر رونے لگی۔

''پلیز.... اچھا میں پارک سے آتا ہوں پھر بات کرتے ہیں، او. کے....'' انل بستر سے اتر کر سلیپر پہننے لگا تھا۔

مایا خاموش پڑی رہی۔

''میڈم، ساری رپورٹس دیکھنے کے بعد مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہو رہا ہے کہ آپ کے کنسیو کے چانس صرف دس پرسنٹ ہیں۔''

مایا کی آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے ڈھلک گئے۔ انل نے لمبی سانس لی اور کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

''لیکن مایوس ہونے کی بات نہیں ہے۔'' ڈاکٹر نے کہا۔

''نہیں ہے...؟'' مایا نے روکھے انداز میں کہا۔

''ایک راستہ ہے، سیروگیسی۔ اگر آپ دونوں اسے پسند کریں۔ بچہ حاصل کرنے کا ایک آلٹرنیٹیو طریقہ ہے۔''

''مگر میں اپنا بچہ خود... ٹھیک ہے۔'' مایا کی آواز گلوگیر تھی، لیکن پھر اس نے خود پر قابو پالیا۔ ''کرائے کی ہی کوکھ سہی۔''

ڈاکٹر نے پانی کا گلاس مایا کی طرف بڑھا دیا۔ مایا نے دو گھونٹ پانی پی کر گلاس رکھ دیا۔

''کیسے ہوتا ہے یہ؟'' اس نے پوچھا۔

''سیروگیٹ مدر کا آپشن تین موقعوں پر دیا جاتا ہے، مگر جیسا کہ آپ کا معاملہ ہے کہ اس میں یعنی اگر بار بار مس کیریج ہو رہا ہے تو دونوں کے اووم (Ovum) اور اسپرم (Sperm) کو نکال کر، سیروگیٹ ماں کے (Ulterus) میں نشوونما کے لیے داخل کیا جاتا ہے۔ سیروگیٹ ماں، ضرورتمند جوڑے کے ایمبریو کو اپنے پیٹ میں رکھ کر اس کی نشوونما کرتی ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد بچے کو اس کے بایولوجیکل ماں باپ کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ اس کے لیے ایک لیگل اگریمنٹ سائن کرنا پڑتا ہے۔''

انل اپنی بیوی کے تاثرات جاننے کے لیے خاموشی سے اس کی جانب دیکھے جا رہا تھا۔

''لیکن ایک بات ہے، میڈم۔'' ڈاکٹر بولی، ''اس کے بھی صرف ۴۵ فیصد معاملات ہی کامیاب ہیں۔''

''ہوں...'' مایا نے ہونٹ بھینچ لیے۔

''ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کریں گے۔'' ڈاکٹر نے کہا۔

انل نے اپنی بیوی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے ہمت دی۔

''ٹھیک ہے، آپ کیا کہتے ہیں...؟'' اس نے انل سے پوچھا۔

''جیسا تم چاہو'' انل بولا۔

''میں تیار ہوں ڈاکٹر۔'' مایا بولی۔

''ویری نائس...'' ڈاکٹر شہناز نے ہنس کر کہا، ''کچھ ایسے ضرورت مند ہیں جو مخصوص معاوضے کے بدلے یہ کام انجام دینا چاہتے ہیں۔ ہم ان سے رابطہ قائم کر کے آپ کو اطلاع دیں گے۔''

''تھینک یو ویری مچ ڈاکٹر...'' انل نے گرمجوشی سے کہا۔

پھر کچھ ضروری کارروائی کے بعد دونوں اطمینان سے باہر نکل آئے۔ انل کی کار، دواخانے سے نکل کر سیدھے ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ زون میں پہنچ گئی۔ پورا راستہ دونوں بالکل خاموش رہے۔

''تھینک گاڈ، تم تیار ہو گئیں...'' سوپ پیتے ہوئے انل بولا ''اب میرا وارث مجھے مل جائے گا۔'' اس کی آواز سے خوشی چھلک رہی تھی۔ مایا مسکرا کر اسے دیکھنے لگی۔

''کیوں....'' انل بولا ''اتنا بڑا کاروبار، اتنی پراپرٹی؟ مجھے ایک وارث تو چاہیے نا؟''

''اور مجھے نہیں...؟'' مایا بولی اور انل ہنسنے لگا۔ مایا کو نظر انداز کیے جانے سے ٹھیس لگی تھی۔ وہ روٹھے انداز میں مسکراتی رہی۔ مایا اپنے کروڑپتی والدین کی اکلوتی اولاد تھی لہٰذا ان کی جائداد کی اکیلی وارث بھی۔

''ساری ڈارلنگ۔'' انل نے کہا،''واقعی ہمیں ایک وارث چاہیے، جو ہمارے دس کروڑ کے بزنس کو بیس کروڑ کا بنا سکے۔''

''گڈو بھئی...''

''آیا...'' گڈو کُرتا پہنتے ہوئے باہر نکلا۔''کیوں رے، سویرے سویرے...''

''تم بول رئے تھے نا کہ سیروگیسی کا کام رہئیں گا تو بول جو...''

''ہو...ہو...کوئی کیس ہے کیا؟'' گڈو نے پوری دلچسپی سے پوچھا۔

''ہو، کریسینٹ اسپتال چلو، وہاں ڈیٹیل ملیں گی۔''

''ٹھیک ہے کب چلنا ہے؟''

''ابھیچ۔''

گڈو اندر گیا اور اپنی بیوی سے بولا،''ببلی، چل تیار ہو جا، ڈاکٹر سے بات کر کے آتاؤں، تو سیروگیٹ ماں بننا چاہتی تھی، ٹیم آ گیا۔''

وہ چائے میں ڈبو ڈبو کر ٹوسٹ کھا رہی تھی۔ گڈو کے الفاظ سن کر اس کا دل بیٹھ گیا۔ اگر چہ اُسی نے اس کام کے لیے گڈو کو راضی کیا تھا، مگر اس وقت وہ کچھ بول نہیں پائی صرف سر ہلا کر اس نے اپنی اجازت دے دی۔

''جاؤں...؟'' گڈو نے پھر اس سے پوچھا۔

''.اب کیا لکھ کے دوں اسٹامپ پیپر پہ......؟'' ببلی اونچی آواز میں بولی اور گڈو تیزی سے باہر نکل گیا۔

''اگلا قدم...؟'' مایا نے پوچھا۔

"Matching of cycles of menstruation dates by contraceptive pills." ڈاکٹر نے کہا۔

''او.کے.'' مایا خوش تھی۔

دوائیں اور انجکشن شروع ہو گئے۔ پھر سپرم منتقل کرنے کے دو ہفتوں بعد حمل کنفرم ہو گیا۔

''سنو جی......دنیا میں ہمارا کوئی نہیں بچا۔ ایک چاچا تھے، بچارے وہ بھی......'' ببلی نے کہا۔

''ارے میں ہوں نا تیرا اور تو میری......'' گڈو نے ہنس کر کہا۔

''اور مجھے کچھ ہو گیا تو؟'' ببلی مسکرا کر بولی۔

''اور مجھے کچھ ہو گیا تو؟'' گڈو نے فوراً پوچھا۔

''تم کو کیا ہونا ہے؟ پیٹ سے ہو کیا؟'' وہ زور سے ہنسی۔

گڈو بھی ہنسنے لگا۔

''صاحب سے جو ملے گا وہی ہمارا سہارا ہے، ہمارے سنہرے مستقبل کی ضمانت۔'' گڈو نے کہا۔

ببلی کھڑکی سے باہر کچھ دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ شاید آنے والے اچھے کل کو...

دیکھتے دیکھتے آٹھ ماہ گزر گئے۔ نواں مہینہ شروع ہوتے ہی ببلی کو اسپتال میں منتقل کر دیا گیا۔

پھر وہ رات بھی آ گئی جب دو خاندانوں کی آرزوئیں بر آنے والی تھیں۔ لیبر روم میں ببلی کراہ رہی تھی۔ گڈو بری طرح گھبرایا ہوا تھا۔ گھبراہٹ میں اسے بار بار پیشاب آتا تھا لہٰذا اس کے ٹوائلٹ کے چکر شروع تھے۔

گھر پر انل، مایا کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔ مایا تھوڑی تھوڑی دیر میں بھگوان سے پرارتھنا کرنے لگتی تھی۔

کوئی گھنٹہ بھر بعد ڈاکٹر کا فون آ گیا،''بہت بہت مبارک ہو میڈم۔ ہماری کوشش کامیاب رہی۔'' ڈاکٹر کا جملہ سنتے ہی مایا انل سے لپٹ گئی۔

''اوہ، تھینک یو، تھینک یو ویری مچ ڈاکٹر......میں کب آ سکتی ہوں۔'' مایا نے پوچھا۔

''بس آ جایئے۔''

نرس نے گڈو کو بتایا کہ نارمل ڈیلیوری ہو گئی ہے اور دونوں صحت مند ہیں۔ گڈو رونے لگا۔

''ارے، یہ تو خوشی کا موقع ہے۔'' نرس بولی۔

''میں نے ببلی کو بڑی تکلیف میں ڈالا سسٹر۔'' اس نے کہا۔

''ہم غریبوں کی قسمت میں پسنا ہی لکھا ہے بھیا۔'' نرس نے اپنائیت سے کہا۔ گڈو نے آنسو پونچھے اور چپ ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اسے کمرے میں جانے کی اجازت مل گئی۔ گڈو نے پردہ سرکایا۔ ببلی بستر پر لیٹی مسکرا رہی تھی۔

''ارے تو تو بڑی بہادر نکلی۔'' وہ بولا۔ ببلی ہنس پڑی۔

''آیئے، وہ رہی آپ کی امانت۔'' ڈاکٹر نے کہا۔

مایا دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ آگے بڑھی۔ انل بھی ساتھ ہی جھکا۔ نفیس کپڑے میں ایک بہت خوبصورت بیرنگ چیک پڑا تھا۔

''میری جان...'' مایا کی ممتا بھری آواز سے انل کا دل بھر آیا۔ مایا نے دھیرے سے چیک کو اٹھایا اور چوم لیا،''کتنا خوبصورت ہے۔'' وہ بولی۔

انل نے ایک بیگ ڈاکٹر کی طرف بڑھا دیا۔

جب ڈاکٹر نے گڈو کو بیگ دیا تو وہ خوشی سے پھولا نہ سمایا۔ وہ بیگ لے کر سیدھے ببلی کے پاس پہنچا۔ ببلی نے کہا،''دکھاؤ۔'' گڈو نے بیگ کھولا۔ ببلی تھوڑا سا اٹھ کر بیگ کی طرف جھک گئی۔ بیگ میں ایک گول مٹول سا بچہ مسکرا رہا تھا۔

ببلی نے راحت کی سانس لی۔

''اسے احتیاط سے لے کر گھر جانا''

''کیسی باتیں کر رہی ہے پگلی، یہ تو ہمارا سہارا ہے۔''

◆◆◆